سوال

حرم سے باہر قربانی کے جانور کو ذبح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حاجی نے ایام تشریق میں اپنی قربانی عرفات میں ذبح کر کے وہاں موجود لوگوں میں تقسیم کر دی تو کیا یہ جائز ہے؟ اگر کوئی ناواقفیت کی وجہ سے یا جان بوجھ کر ایسا کرے تو اس کے لیے کیا واجب ہے؟ اگر کوئی شخص عرفات میں قربانی ذبح کر کے اس کا گوشت حرم کے اندر تقسیم کر دے تو کیا یہ جائز ہے؟ وہ کون سی جگہ ہے جہاں قربانی کے جانور کو ذبح کرنا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حج تمتع اور قران کی قربانی کے جانور کو حرم ہی میں ذبح کرنا چاہیے۔ اگر کوئی غیر حرم مثلا عرفات اور جدہ وغیرہ میں ذبح کر دے تو یہ جائز نہیں خواہ وہ اس کے گوشت کو حرم ہی میں کیوں نہ تقسیم کرے۔۔۔ حرم سے باہر ذبح کرنے کی صورت میں اس کے علاوہ قربانی کا ایک دوسرا جانور حرم میں ذبح کرنا پڑے گا خواہ کوئی ناواقفیت کی صورت میں ایسا کرے یا جان بوجھ کر کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں کو حرم میں ذبح کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا:

(خذوا عنی مناسککم) (صحیح مسلم، الحج، باب استحباب رمی جمرة العقبة   الخ، ح: 1297 والسنن الكبري للبيهقي: 5/125 واللفظ لہ)

"مجھ سے حج کے احکام و مناسک کو سیکھو۔"

اسی طرح آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بھی اپنی قربانیوں کو حرم ہی میں ذبح کیا تھا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی